سوال

(22) ے خا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ پروفیسر مسٹر محمد رفیق و مسز ثریا گورنمنٹ کالج لاہور نے طلباء کیلیے ایک کتاب نصابی طور پر لکھی ہے. جس میں درج ذیل مسائل پر قرآن و حدیث کی صریحاً مخالفت کی ہے ۔

(1) نمازوں میں اب بھی کمی ہو سکتی ہو-

(2)-

(3)-

(4)-

(5)-

(6)-

(7)-

(8)-

(9)-

(10)-

(11)-

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ت سوال ایسا عقیدہ رکھنے والا بلاشبہ بوجہ دائرہ اسلام سے خارج اور ان کا یہ الحاد بخار کتاب جلا دینے چاہیے ۔

لف) اس لیے کہ پانچ نمازیں اللہ عزوجل کی مقرر کردہ فرض ہیں جیسا کہ صحیح البخاری باب کیف فرجت الصلوٰۃ فی الاسراء

(1) مشہور حدیث معراج میں ہے حضرت انس

فقال ہی خمس وہی خمسون لایبدل القول لدی. (جلد 1 ص 51)

ند تعالیٰ نے فرمایا کہ پڑھنے میں تو یہ پانچ ہیں مگر ثواب پچاس نمازوں کا ملے گا اور میرا فیصلہ کسی تغیر و تبدل کو قبول نہیں کرتا ۔''

(2) حضرت انس کی دوسری حدیث کے الفاظ یوں ہیں :

فقال أنشدک باللہ امرک ان تصلی الصلوت الخمس فی الیوم واللیلة قال اللھم نعم. (صحیح البخاری جلد 1 ص 15)

کہ حضرت ضمام بن ثعلبہ نے سوالات کا سلسلہ شروع رکھتے ہوئے کہا میں آپ کو اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے ؟ تو آپ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واقعی حکم دیا ہے ۔''

اور بھی متعدد احادیث اہل السنن نے روایت فرمائی ہیں ۔ ان احادیث صحیحہ صریحہ مرفوعہ متصلہ غیر محللہ ولا شاذ سے کنیمروز ثابت ہوا کہ پانچ نمازیں خود اللہ عزوجل کی فرض اور مقرر کردہ ہیں ۔ لہٰذا ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ان میں اب بھی کمی ہو سکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے قطعی فیصلہ کا انکار کرنا ہے اور انکار بلا

س لیے ان کا یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کا نظام اب فرسودہ ہو چکا ہے نئے نظام حیات کو اپنانا ہو گا ۔ محض غلط و ناطل ہے اور سراسر کفر و الحاد اور زندقہ ہے ۔ کیونکہ اسلام کا نظام حیات وہ ابدی نظام حیات ہے جو کبھی فرسودہ نہیں ہو گا ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللَّهِ الإِسلٰمُ وَمَا اختَلَفَ الَّذینَ أوتُوا الكِتٰبَ إِلّا مِن بَعدِ ما جاءَهُمُ العِلمُ بَغيًا بَينَهُم وَمَن يَكفُر بِـٔايٰتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَريعُ الحِسابِ ١٩... سورة آل عمران

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے، اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے ۔

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإِسلٰمِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِى الءاخِرَةِ مِنَ الخٰسِرينَ ٨٥... سورة آل عمران

سلام کے سوااور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

أَفَغَيرَ دينِ اللَّهِ يَبغونَ وَلَهُ أَسلَمَ مَن فِى السَّموٰتِ وَالأَرضِ طَوعًا وَكَرهًا وَإِلَيهِ يُرجَعونَ ٨٣... سورۃ آل عمران

وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوااور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ تمام آسمانوں والے اور سب زمین والے اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں خوشی سے ہوں یا ناخوشی سے، سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

يُريدونَ أَن يَتَحاكَموا إِلَى الطّٰغوتِ وَقَد أُمِروا أَن يَكفُروا بِهِ... ٦٠... سورۃ النساء

لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہین حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں۔

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الكٰفِرونَ ٤٤... سورۃ المائدۃ

ر کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں۔

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمونَ ٤٥... سورۃ المائدۃ

جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں۔

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الفٰسِقونَ ٤٧... سورۃ المائدۃ

اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں۔

پہلی تین آیات سے جہاں یہ حقیقت واضح ہے کہ اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا نظام حیات اللہ تعالیٰ کیلئے قبول [illegible] 5تا6

ث: اس لیے کہ یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ کو موسیقی پسند تھی۔ یہ نبی ﷺ پر بہتان اور افترہے کیونکہ آپ ﷺ مبعوث ہی اسی لیے ہوئے تھے کہ آلات موسیقی گانا بجانا اور لھوالحدیث کی تمام متعلقات کو مٹایا جائے جیسا کہ سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

بعثت لمحق المزامیر والمعازف۔ (مشکوۃ)

میں باجا گاجا اور کھیل کو دمٹانے کیلیے مبعوث ہوا ہوں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَها هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ ٦... سورۃ لقمان

ن لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

حضرت حسن لہوالحدیث کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

شغلک عن عبادۃ اللہ وذکرہ من السمر والاضاحیک والخرافات والغنا ونحوہا۔ (روح المعانی)

یعنی لھوالحدیث ہر وہ چیز ہے جو اللہ عزوجل کی عبادت سے اور اسکی یاد سے ہٹانے والی ہو جیسا کہ فضول قصہ گوئی ہنسی ٹھٹھول کی باتیں واہیات مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ۔

م ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں:

لما ذکر تعالی حال السعداء, وہم الذین یہتدون بکتاب اللہ وینتفعون بسماعہ, کما قال تعالی: {اللہ نزل أحسن الحدیث کتاباً متشابہاً مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم إلی ذکر اللہ} الآیۃ, عطف بذکر حال الأشقیاء الذین أعرضوا عن الانتفاع بسماع کلام اللہ وأقبلوا علی استماع المزامیر والغناء بالأ

ہ

اس میں قصے کہانیاں افسانے ڈرامے، ناول، جنسی اور سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچار اخبارات سب ہی آجاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، وڈیو فلمیں وغیرہ بھی۔ عہد رسالت میں بعض لوگوں نے گانے، بجانے والی رنڈیاں بھی اس مقصد کیلیے خریدی تھیں تاکہ وہ ا

ر تفصیل سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو موسیقی ہرگز پسند نہیں تھی۔ لہٰذا ان نالائق مصنفین کا یہ لکھنا کہ رسول اللہ ﷺ کو موسیقی پسند تھی یہ آپ کی ذات اقدس پر نرا بہتان اور سراسر افتراء ہے اور رسول اللہ ﷺ پر بہتان اور افتراء کرنے والا کافر اور جہنمی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے بدبختوں

نر(1) علی کہتے ہیں:

قال النبی ﷺ لا تکذبوا علی فانہ من کذب علی فلیلج النار۔ (صحیح البخاری ج1 ص21)

(2): ۔ حضرت زبیر بن عوام سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

ن کذب علی فلیتبوا مقعدہ من النار۔ (حوالہ ایضاً)

ر(3) نس فرماتے ہیں:

ﷺ قال من تعمد علی کذبا فلیتبوا مقعدہ من النار۔ (حوالہ ایضاً)

ان تینوں احادیث صحیحہ کا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔

ہ(4)

ٹھکانہ معذ غیرین نا کیا ع

خد (3) کافر کہلے م

رابع : ۔ اس لیے کہ قرآن کی تعلیمات کو اصلی تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے بھی انسان کافر ہو جاتا ھے ۔ کیونکہ ان نالائق لوگوں نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کو بھی جھوٹا قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے : ۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۳ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ٤ ... سورۃ النجم

''اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے ۔ ''

(2) : ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ١٧ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ١٨ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ١٩ ... سورۃ القیامۃ

،(آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے ، ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں ، پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے ۔ ''

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں : یعنی اس مشکل مقامات کی تشریح اور حلال و حرام کی توضیح یہ بھی ہمارے ذمے ہے ۔

طلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کے مجملات کی جو تفصیل ، مبہات کی توضیح اور اس کے عمومات کی جو تخصیص بیان فرمائی ہے جسے حدیث کہا جاتا ہے یہ بھی اللہ کی طرف سے ہی الہام اور سوجھائی ہوئی باتیں ہیں ۔ اس لیے ان کو بھی قرآن کی طرح ماننا ضروری ہے ۔ (احسن البیان)

یعنی اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو یہ یقین دہانی کرا رہا ہے کہ اس قرآن کا آپ کو یاد کرانا اور اس کے علوم و معارف آپ پر کھولنا اور آپ کی زبان سے دوسروں تک پہنچانا ان سب باتوں کے ہم ذمہ دار ہیں ۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ٩ ... سورۃ الحجر

'ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں ۔ ''

ے شریر اور احمق لوگوں کو للکار رہا ہے جو قرآن اور اس کی تعلیمات کو غیر اصلی کہتے ہیں اور اس کا مذاق اڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ اس قرآن کو اتارنے والے ہم ہی ہیں اور ہم ہی نے اس کی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ لیا ھے ۔ اور قیامت تک اس کو ہر طرح کی تحریف لفظی اور معنوی سے محفوظ و مامون

،ر(1)ہو ۔

ل(2)حق ۔

(3) : ۔ مسٹر مارماڈیوک پکھتال نے اسلام اور ماڈرن ازم پر لندن میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا ہے :

وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں اور پیغمبر اسلام (ﷺ) نے سکھلائے وہی اخلاقی قوانین کا کام دے سکتے ہیں ۔ اس کتاب کی سی کوئی اور کتاب صفحہ عالم پر موجود نہیں ۔ گذشتہ چند سالوں میں مسلمانوں نے کسی شیخ الاسلام یا مجتہد کے فتوے کی اندھی تقلید میں قرآن کے اصلی مدعا کو خبت کر دیا ہے حالانکہ اس قسم

نوٹ ۔ ...... قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والے اور مقلدین حضرات غور فرمائیں ۔ دیکھیں کہ کہتی ہے تجھے خلق خدا غائبانہ کیا ؟

(4) اللہ تعالیٰ انزلہ بالحق ونزل ۔

تنی حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے کہ مسٹر میور جیسے متعصب مستشرقین اور اسلام کے ازلی مخالفین تو اسلام کے پیش کردہ اخلاقی ، تمدنی ، عدالتی ، اور سیاسی نظام کو سراہتے اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تھکتے نہیں ۔ قرآن کو ہر قسم کی تحریف لفظی اور معنوی سے پاک قرار دیتے ہیں اور شریعت اسلامی کو دانشم

ہ بھی یاد رہے کہ توحید رسالت نماز اور روزہ کا تارک نہ صرف کافر اور مرتد ہے بلکہ مباح الدم بھی ہے ۔ جیسا کہ حدیث میں ہے :

عن ابن عباس قال حماد بن زید ولا اعلمہ الا قد رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : عری الاسلام وقواعد الدین ثلاثۃ علیہن اُسس الاسلام من ترک واحدۃ منہن فہو بہا کافر حلال الدم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ والصلاۃ المکتوبۃ وصوم رمضان . (رواہ ابو یعلی باسناد حسن الترغیب والترہیب ج2 ص1102)

ل اللہ ﷺ نے فرمایا : اسلام کی مرکزی جڑ اور دین کی بنیادیں تین چیزیں ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے ۔ ان میں سے کسی ایک کو چھوڑنے والا حلال الدم کافر ہو گیا ۔ ایک اللہ کی واحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی شہادت دوسری فرض نماز اور تیسرے رمضان کے روزے ۔

اذکورہ عقائد کا حامل نہ صرف کافر و مرتد ہی بلکہ توبہ نہ کرنے کیوجہ سے مباح الدم بھی ہے ، مگر یہ کام حکومت کی صوابدید پر موقوف ہے یعنی سزا کی زمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے وہ جانے اور اس کا کام ۔

مگر

ہم کو شاہوں سے عدالت کی توقع تو نہیں

آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

لو آزمائش گاہ تسلیم کرنا بھی کفر کو مستلزم ہے ۔ کیونکہ قرآن میں دنیا کو آزمائش گاہ کہا گیا ہے اور قرآن کا انکار کفر ہے ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ١٥٥ ... سورۃ البقرۃ

سی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے ، دشمن کے ڈر سے ، بھوک پیاس سے ، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے ۔

نَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ... ٣٥ ... سورۃ الأنبياء

ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں بتلا کرتے ہیں ۔

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ٢ ... سورۃ الملک

ں نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

فَأَمَّا الإِنسَٰنُ إِذَا مَا ابتَلَىٰهُ رَبُّهُۥ فَأَكرَمَهُۥ وَنَعَّمَهُۥ فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَكرَمَنِ ١٥ وَأَمَّآ إِذَا مَا ابتَلَىٰهُ فَقَدَرَ عَلَيهِ رِزقَهُۥ فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَهَٰنَنِ ١٦ ... سورة الفجر

کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا، اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)۔

ان چاروں آیات میں دنیا کی آزمائش گاہ ہونے کا ایسا کھلا ثبوت ہے کہ عیاں راچہ بیاں کا مصداق ہے۔ لہٰذا اس کا انکار کفر ہے۔

ایسے شخص کو دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی آٹھویں وجہ خنزیر کے گوشت کی تعریف کرنا اور اس کو عمدہ ترین کہنا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے خنزیر کو نجس اور خاص کر اس کے گوشت کو قرآن میں چار مقامات پر بڑے کھلے اور دو ٹوک الفاظ میں حرام کہا:

(1).....إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيكُمُ المَيتَةَ وَالدَّمَ وَلَحمَ الخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيرِ اللَّهِ فَمَنِ اضطُرَّ غَيرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَآ إِثمَ عَلَيهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ١٧٣ ... سورة البقرة

ر (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

(2)...حُرِّمَت عَلَيكُمُ المَيتَةُ وَالدَّمُ وَلَحمُ الخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيرِ اللَّهِ... ٣ ... سورة المائدة

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔

(3).........قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيتَةً أَو دَمًا مَّسفُوحًا أَو لَحمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجسٌ أَو فِسقًا أُهِلَّ لِغَيرِ اللَّهِ بِهِۦ فَمَنِ اضطُرَّ غَيرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ١٤٥ ... سورة الأنعام

دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيكُمُ المَيتَةَ وَالدَّمَ وَلَحمَ الخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيرِ اللَّهِ بِهِۦ فَمَنِ اضطُرَّ غَيرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ١١٥ ... سورة النحل

پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں، پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

3ہے

انتباہ: ۔ خنزیر کو صرف قرآن کریم ہی نے حرام قرار نہیں دیا بائبل اور ہندوؤں کی مشہور کتاب منوسمرتی میں بھی اس کی حرمت بیان ہو چکی ہے۔

شیخ الاسلام ثناءاللہ امرتسری ایک سوال کے جواب میں لحم خنزیر کی حرمت کی وجہ بیان کرتے ہوئے تصریحاً فرماتے ہیں:

خنزیر کا گوشت اخلاق میں مضر ہے اس کی صراحت بائبل اور منوسمرتی میں بھی ہے

ے قرضاوی، قطر، عرب کے ممتاز مصنف اور محقق اور عالم اسلام کی مشہور شخصیت ہیں۔ سور کے گوشت پر تبصرہ کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

تیسری (حرام) چیز سور کا گوشت ہے جو طبع سلیم کے نزدیک نجس ہے اور اس سے اسے نفرت ہے کیونکہ سور کی مرغوب غذا نجاست اور کوڑا کرکٹ ہے۔ طب جدید کی رو سے اس کا کھانا ہر خطہ میں اور خاص کر گرم ممالک میں سخت مضر ہے اور سائنسی تجربات نے ثابت کیا کہ سور کا گوشت کھانے سے خاص

ہ میں اور بھی حوالہ جات پیش کیے جاسکتے ہیں جن میں غیر مسلم اور مخالفین اسلام نے قرآن کی تعلیمات کی توہین کا ارتکاب کیا ہے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور قرآن کا انکار سراسر کفر بواح ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیسوں مقامات پر قرآن اور اس کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والوں کو کافر قرار دیا۔

ے مقام پر فرمایا:

وَمَن يَكفُر بِاللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَاليَومِ الءاخِرِ فَقَد ضَلَّ ضَلَٰلًا بَعِيدًا ١٣٦ ... سورة النساء

و شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِن هَٰذَآ إِلَّآ إِفكٌ افتَرَىٰهُ وَأَعَانَهُۥ عَلَيهِ قَومٌ ءاخَرُونَ فَقَد جَآءُو ظُلمًا وَزُورًا ٤ ... سورة الفرقان

کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے، دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سر تا سر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

اتُتلَىٰ عَلَيهِم ءايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٍ تَعرِفُ فِى وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا المُنكَرَ... ٧٢ ... سورة الحج

ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہوا کہ قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہ مسئلہ اتفاقی اور اجماعی ہے۔

ج1ص160)

ں: اس وجہ سے بھی ایسا آدمی خارج از اسلام ہے کہ اس نے احادیث نبویہ ﷺ کی عمومی حثیت کا انکار کر کے دراصل حجیت حدیث کا انکار کیا ہے جبکہ حدیث کا حجت شرعی ہونا متعدد آیات بینات سے ثابت ہوا ہے۔ چند ایک آیات اتمام حجت کے طور پر پیش خدمت ہیں

إِنَّآ أَنزَلنَآ إِلَيكَ الكِتَٰبَ بِالحَقِّ لِتَحكُمَ بَينَ النَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ اللَّهُ وَلَا تَكُن لِّلخَآئِنِينَ خَصِيمًا ١٠٥ ... سورة النساء

یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو۔

بِالبَيِّنَٰتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلنَآ إِلَيكَ الذِّكرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيهِم وَلَعَلَّهُم يَتَفَكَّرُونَ ٤٤ ... سورة النحل

ور کتابوں کے ساتھ، یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الهَوَىٰٓ ٣ إِن هُوَ إِلَّا وَحىٌ يُوحَىٰ ٤ ... سورة النجم

ورنہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔

ے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات وارشادات (احادیث نبویہ ﷺ) بھی وحی الہی پر مبنی ہیں اور قرآن کی تفسیر و توضیح ہیں۔ لہذا حجیت حدیث کا انکار دراصل وحی الہی کا انکار ہے اور وحی الہی کا انکار کفر والحاد اور زندقہ ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ احادیث رسول ﷺ کی عمومی حیثیت سے انکار کرنے والا

ن نالائق اور بد قسمت لوگوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی وجہ روزہ کی فرضیت کا بھی انکار ہے جو کہ دراصل قرآن کا انکار ہے کیونکہ روزہ بنص قرآن فرض ہے جیسا کہ فرمایا:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا كُتِبَ عَلَيكُمُ الصِّيامُ كَما كُتِبَ عَلَى الَّذينَ مِن قَبلِكُم لَعَلَّكُم تَتَّقونَ ١٨٣... سورة البقرة

یمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اور یہ طے شدہ بات ہے جس میں کسی بھی مسلمان کو شک ہے اور نہ اختلاف کہ جس طرح پورے قرآن کا انکار کفر ہے اسی طرح اس کی ایک آیت بلکہ ایک جملہ اور ایک حرف اور اور کسی ایک حکم کا انکار بھی کفر ہے۔

ان لوگوں کے کفر کی نویں وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ کے بنائے ہوئے ازدواجی قوانین کے خلاف نکاح کیلیے تین سال کے معاہدہ کی بات کر رہے ہیں جو کہ اللہ کے بنائے ہوئے قانون میں مداخلت بے جا ہے:

أَم لَهُم شُرَكٰؤُا شَرَعوا لَهُم مِنَ الدّينِ ما لَم يَأذَن بِهِ اللَّهُ وَلَولا كَلِمَةُ الفَصلِ لَقُضِىَ بَينَهُم وَإِنَّ الظّٰلِمينَ لَهُم عَذابٌ أَليمٌ ٢١... سورة الشورى

اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنھوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) ظالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔

ں آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تحلیل و تحریم کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور کسی کو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین میں مداخلت کا کوئی حق نہیں اور اللہ کے احکام کے خلاف فیصلہ دینا کفر ہے جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ نالائق مصنف دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ ہاں توبہ خالص کے ذریعہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں ورنہ مرتد ہی رہیں گے۔ توفیق دینے والا اللہ عزوجل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص171

محدث فتویٰ